7834 ـ تجارتی ایڈوٹائزمنٹ (اعلانات) کا حکم

سوال

اگر میری تجارتی دوکان یا پھر کوئی تجارتی مال ہو تو کیا میں فروخت کیے جانے والا مال کی مشہوری اور اعلان کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

دور حاضر میں خریداروں کی ترغیب اور تجارتی اعلانات جو معاملات کے سلسلہ میں شرعی عمومی قوانین اور ضوابط سے خارج نہ ہوں معاصر معاملات میں سے ہیں، لیکن جب اس وسیلہ کو خریدار کی ترغیب کے لیے کثرت سے استعمال کیا جانے لگا ہے اس کے تفصیلی ضوابط کا ذکر کرنا ضروری ہے اور خاص کر شرعی اداب و مقاصد کو مد نظر رکھا جائے ان ضوابط میں سے چند ایك ذیل میں دیے جاتے ہیں:

اول:

تاجر کو اپنے مال کی مشہوری اور اس کا اعلان کرتے وقت حسن قصد رکھنا چاہیے، وہ اس طرح کہ تاجر کا مقصد یہ ہو کہ لوگ سامان کی خصوصیات اور خدمات جان سکیں، اور اس کے متعلق انہیں جو علم نہیں وہ بھی ان کے علم میں آجائے اور اس کے بارہ میں انہیں جن معلومات کی ضرورت ہے وہ بھی انہیں مل سکیں.

دوم:

وہ اپنے مال کا اعلان اور مشہوری کرتے ہوئے صدق وسچائی کو مدنظر رکھے، وہ اس طرح کہ وہ لوگوں کو ایسی بات بتائے جو سامان کی حقیقت اور اس کے کام کی تفصیل دے، کیونکہ صدق سب معاملات میں ایك اساسی اور بنیادی چیز ہے جس کا خیال رکھنا ضروری ہے، اور خاص کر خرید و فروخت میں تو سچائی کا اور بھی زیادہ خیال کرنا چاہیے.

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

حکیم بن حزام رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خریدار اور فروخت کرنے والے دونوں کو اس وقت تك اختیار حاصل ہے جب تك وہ جدا نہیں ہو جاتے، لھذا اگر وہ

سچائی اختیار کرتے اور وضاحت کردیتے ہیں تو ان کی بیع میں برکت ہوتی ہے، اور اگر وہ دونوں (عیب) چھپاتے اور کذب بیانی سے کام لیتے ہیں تو ان کی بیع کی برکت ختم کردی جاتی ہے" صحیح بخاری حدیث نمبر (2079) (2 / 82 ـ 83) صحیح مسلم حدیث نمبر (1532) (3 / 162).

اور سچائی کی تلاش اور اس پر عمل کرنے کے لوازمات میں یہ شامل ہے کہ فروخت کیا جانے والے سامان کی تعریف اور اس کے اوصاف بیان کرنے میں مبالغہ کرنے سے اجتناب کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا صدق وسچائی اور بیان سےاجتناب ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تم میں سے بعض بعض کے لیے خرچ نہ کرے" ترمذی حدیث نمبر (1268) (3 / 559). یعنی قیمت زیادہ کرکے خریدار کو دھوکہ نہ دے.

یعنی اس کی اس طرح ترویج اور مشہوری نہ کرے کہ سننے والے اس کی خریداری میں رغبت کرنے لگے اور یہ ترویج اس کی خریداری کا سبب بن جائے، اور بعض اہل علم نے تو سامان کی بڑھا چڑھا کرتعریف کرنے کو اس ھذیان اور بے معنی کلام یعنی بے ہودگی میں شمار کیا ہے جس سے بچنا ضروری ہے، اور ضابطہ یہ ہے کہ: فروخت کرنے والے فروخت کردہ سامان میں ہر وہ فعل حرام ہے جس کی وجہ سے ندامت پیش آئے.

سوم:

تاجر تجارتی اعلان اور مشہوری میں دھوکہ اور تدلیس سے اجتناب کرے، وہ اس طرح کہ سامان کو مزین کرکے یا پھر اس کے عیوب و نقائص کو چھپا کر پیش نہ کرے یا اس کی ایسی تعریف نہ کرے جو اس چیز میں نہیں پائی جاتی، کیونکہ یہ سب کچھ حرام ہے جیسا کہ اوپر اس کا بیان گزر چکاہے.

چہارم:

اس کے اعلان اور مشہوری میں کسی دوسرے کے سامان یا اس کی کام کی مذمت اور نقائص بیان نہ کیے گئے ہوں یا پھر اس میں ان کی تنقیص ہوتی ہو یا ناحق انہیں نقصان پہنچے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

انس بن مالك رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئي بھی اس وقت تك مومن نہیں ہو سکتا جب تك وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو کچھ وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے" صحیح بخاری حدیث نمبر (13) (1 / 2) صحیح مسلم حدیث نمبر (45) (1 / 67) .

اور اس میں ضابطہ یہ ہے کہ: ہر وہ کام اگر وہی کام اس کے ساتھ کیا جائے تو اسے اس میں مشقت ہو اور وہ اسے ناپسند کرے اور اس پر بوجھ بنے تو اس کے لیے بھی ضروری اور واجب ہے کہ وہ خود بھی ایسا کام کسی دوسرے کے ساتھ نہ کرے اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوی ہے:

عبادة بن صامت رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی دوسرے کو نقصان دو" مسند احمد (5 / 326 – 313 ، 327) سنن ابن ماجة حدیث نمبر (2340-2341).

پنجم:

اس کے اعلان اور مشہوری میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسراف و فضول خرچی کی دعوت دیتی ہو، کیونکہ یہ دونوں شرعا ممنوع ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور اسراف و فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالی فضول خرچی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا الانعام (141).

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں الاسراء (26 ـ 27).

ششم:

اس تجارتی اعلان اور مشہوری میں شریعت اسلامیہ کی حرمت پامال نہ ہوتی ہو، وہ اسطرح کہ حرام کاموں کی ترویج کی جائے یا اس میں کوئي منکر اور برا کام شامل کیا جائے مثلا موسیقی اور گانے یا پھر عورتوں کا اظہار ہو یا اس طرح کے دوسرے شرعا ممنوعا کام.

ہفتم:

اعلان اور مشہوری پر بہت زیادہ رقم خرچ نہ کی گئی ہو جو اس کی برداشت سے ہی باہر ہو، بلکہ صرف اسی پر اکتفا کرنا ضروری ہے جو مال کی تعریف اور اس کے کام وغیرہ معروف کردے اور مقصد حاصل ہو جائے اور اس مشہوری اور اعلان کی بنا پر قیمت پر بھی اثر نہ پڑے اور قیمت زیادہ کر دی جائے.

واللہ اعلم .